بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل
روزنامہ قادیان

ایڈیٹر رحمت اللہ خان شاکر —— یوم چہار شنبہ

جلد ۳۱ | ۲۳ ماہ احسان ۱۳۲۲ ہش | ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۶۲ھ | ۲۳ ماہ جون ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۴۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ احسان ۱۳۲۲ ہش۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اسہال سردرد اور نزلہ کی وجہ سے ناساز ہے احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ڈلہوزی سے آمدہ اطلاع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت علیل ہے۔ گو بخار پہلے سے کم ہے۔ لیکن گلے میں تکلیف زیادہ ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

بیگم صاحبہ میاں عبدالسلام صاحب عمر بھی بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

مولوی عبدالمالک صاحب اور گیانی عباد اللہ صاحب امرتسر کے جلسہ سے واپس پہنچ گئے۔

روزنامہ الفضل ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۶۲ھ

سکھ قوم کے خیالات و افکار میں خوشگوار تغیر

سکھ قوم مذہب اور معاشرت کے لحاظ سے مسلمانوں کے بہت نزدیک ہے۔ ان کا مذہبی لٹریچر اور ان کی تاریخ دونوں اس امر پر شاہد ہیں۔ کہ مسلمانوں کے ساتھ ان کا نہایت قریبی اور گہرا تعلق ہے۔ لیکن یہ مسلمانوں کی غفلت اور ہندوؤں کی ہوشیاری کا نتیجہ ہے۔ کہ آہستہ آہستہ سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان نفرت اور کشیدگی کے جذبات پیدا ہوتے گئے۔ اور ہندوؤں کے ساتھ ان کے تعلقات اتنے بڑھ گئے۔ کہ سکھ ہندو قوم کا ہی ایک حصہ نظر آنے لگے۔ دراصل ہندوؤں کی یہ مدت سے سوچی ہوئی سکیم ہے۔ کہ ہندوستان کی تمام غیر مسلم اقوام کو اپنے اندر جذب کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ ملک میں ان کا زیادہ سے زیادہ غلبہ اور اقتدار قائم ہو سکے۔ اسی سکیم کے ماتحت ہندوؤں نے سکھوں کو اپنانے کی کوشش کی۔ اور اس میں انہیں کافی کامیابی حاصل ہوئی۔ لیکن اب کچھ عرصہ سے سکھوں کے ذمہ دار طبقوں میں یہ احساس تیزی کے ساتھ پیدا ہو رہا ہے۔ کہ سکھوں کو ہندوؤں میں ہرگز مدغم نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ علیحدہ طور پر اپنی قومی ہستی قائم کرکے دیگر اقوام خصوصاً مسلمانوں کے ساتھ اپنے تعلقات قائم کرنے چاہئیں۔ چنانچہ اسی احساس کا نتیجہ ہے۔ کہ ایک طرف تو سکھوں کی مقتدر پارٹی (اکالی) نے ہندوؤں کی شدید مخالفت کے باوجود مسلم لیگ کی وزارتوں سے تعاون کرنا شروع کر دیا ہے۔ اور دوسری طرف ان کے پریس میں بھی اسی خیال کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ "حالات اس مرحلہ پر آ گئے ہیں۔ کہ ہمارے لئے دو ہی راستے رہ گئے ہیں۔ یا تو ہم چپ چاپ دھوتی پہن کر ہندوؤں کی قوم میں جذب ہو جائیں ..... اور یا قطعی طور پر شاطر ہندوؤں کے چنگل سے رہائی حاصل کرکے خالصہ پنتھ کی جداگانہ حیثیت کو برقرار رکھا جائے۔"

"اگر ہندوؤں نے یہ رویہ نہ بدلا۔ تو ہمیں ہندوؤں سے معاشرتی قرب کو بھی خیرباد کہنا پڑے گا۔"

"مسلمان بھائی بھی آخر ہمارے ایسے ہی بھائی ہیں جیسے کہ ہندو۔ ضرورت ہے۔ کہ سکھوں اور مسلمانوں کے آپس کے شکوک رفع ہوں۔ اور دیرینہ بچھڑے ہوئے گلے ملیں۔"

(اجیت امرتسر ۶ جون ۱۹۴۳ء)

یہ خیالات ہر لحاظ سے مبارک اور ملک کے لئے نیک فال ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان کے فرقہ وارانہ اتحاد کے لئے اس امر کی سخت ضرورت ہے۔ کہ بڑی قومیں چھوٹی قوموں کے حقوق کو غصب کرنے اور انہیں اپنے اندر مدغم کرنے کی کوشش کرنا چھوڑ دیں۔ اور تمام قومیں اپنی قومی ہستی کو قائم رکھ کر باہمی محبت اور رواداری سے رہنا سیکھیں۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ یہ چیز ابھی ہندوستان کی اکثریت کہلانے والی قوم میں بالکل پیدا نہیں ہوئی۔

مسلمانوں کے ساتھ تعلقات قائم کرنے کے متعلق بھی سکھ بھائیوں کے مندرجہ بالا خیالات ہمارے لئے بڑی خوشی کا موجب ہیں۔ گو ابھی تک اسکے عقب میں صرف دنیوی مفاد کی خواہش ہی کارفرما ہے۔ لیکن ہمیں یقین ہے۔ کہ ہمارے سکھ دوست آہستہ آہستہ یہ محسوس کر لیں گے۔ کہ مذہبی اور روحانی اعتبار سے بھی انہیں مسلمانوں کے ساتھ رشتہ محبت قائم کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ان کے واجب الاحترام پیشوا اور اکابرین کا جتنا گہرا تعلق مسلمانوں کے ساتھ رہا ہے۔ اتنا یقیناً کسی اور قوم سے نہیں رہا۔ اس سلسلے میں ہمیں بجا طور پر فخر حاصل ہے۔ کہ سکھ مسلم کشیدگی کے لمبے دور میں سب سے پہلے جس مقدس وجود نے سکھ مسلم اتحاد کی بنیاد رکھی۔ وہ ہمارے آقا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی جماعت احمدیہ ہیں۔ کیونکہ آپ نے یہ اعلان فرما کر حضرت باوا نانک صاحب مسلمان اور اللہ تعالیٰ کے پاک انسان تھے کروڑوں مسلمانوں کے قلوب میں حضرت باوا صاحب کے لئے عقیدت اور محبت کے جذبات پیدا کر دیئے۔ چنانچہ حضور نے تحریر فرمایا۔ "ہمارا انصاف ہمیں اس بات کے لئے مجبور کرتا ہے۔ کہ ہم اقرار کریں کہ بیشک باوا نانک صاحب ان مقبول بندوں میں سے تھے جن کو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے نور کی طرف کھینچا ہے۔ ہمیں کچھ بھی شبہ نہیں۔ کہ ایک سچی تبدیلی خدا تعالیٰ نے ان میں پیدا کر دی تھی۔" ست بچن صفحہ

"ہماری رائے باوا نانک صاحب کی نسبت یہ ہے کہ بلا شبہ وہ سچے مسلمان تھے۔ اور یقیناً وہ دید سے بیزار ہو کر اور کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے مشرف ہو کر اس نئی زندگی کو پا چکے تھے۔ جو بغیر خدا تعالیٰ کے پاک رسول کی پیروی کے کسی کو نہیں مل سکتی۔" صفحہ ۲۵

گو آج کوئی تسلیم نہ کرے لیکن ہمیں یقین ہے کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شبانہ روز دعاؤں اور حضور کی برکات کا ہی نتیجہ ہے۔ کہ آج سکھ اور مسلمان ایک دوسرے کے قریب آ رہے ہیں فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس موقعہ پر ہم احمدی احباب کی خدمت میں بھی یہ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ کہ ان ایام میں خصوصیت کے ساتھ سکھ دوستوں سے تعلقات پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور ان پر یہ ثابت کر دینا چاہیئے۔ کہ حقیقی مسلمان کتنی محبت رواداری اور ہمدردی رکھنے والا ہوتا ہے مسلمانوں کے ساتھ سکھوں کی قومی منافرت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

قادیان ۲۲ احسان ۱۳۲۲ ہش ۔ کل ساڑھے چار بجے شام ڈلہوزی سے بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت بہتر نہیں ہوئی ۔ بخار کی کیفیت زیادہ معلوم ہوتی ہے ۔ ٹمپریچر نہیں بڑھا ۔ البتہ کھانسی بڑھ گئی ہے ۔ سینہ کا معائنہ کیا گیا ۔ مگر کوئی نئی علامت معلوم نہیں ہوئی ۔ دل کے ضعف کی شکایت ہے ۔ احباب حضور کی صحت کاملہ اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ۔

جماعت احمدیہ کی ذمہ واری

"کاش جماعت احمدیہ اپنی ذمہ واری کو سمجھے ۔ اور اسلام کے کھوئے ہوئے متاع کو پھر واپس لائے ۔ اور وہی اخلاق محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلاموں میں دنیا دیکھے ۔ جنہیں دیکھ کر انسان کو خدا تعالیٰ نظر آجاتا ہے ۔ وہ امین ہوں اور ایسے امین ہوں ۔ کہ خود بھوکے مرجائیں ۔ بیوی بچے بھوکے مرجائیں ۔ لیکن دوسرے کی امانت میں خیانت نہ ہو ۔ وہ سچے ہوں ایسے سچے کہ جان جائے ۔ مال و دولت جائے عہدہ جائے لیکن جھوٹ کا ایک لفظ زبان پر نہ آئے ۔ اور نہ آئے ۔ وعدہ کریں تو جان کے ساتھ نباہیں ۔ اور ارادہ کریں ۔ تو سر ہتھیلی پر رکھ کر پورا کریں"

(تفسیر کبیر صفحہ ۴۴۰)

اللہ کرے تمام کے تمام احمدی ایک سرے سے دوسرے سرے تک ایسے ہی ہو جائیں جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خواہش فرماتے ہیں ۔ تحریک جدید

میری بعض دعائیں

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

(۱)

یارب نصیب رکھیو یہ برکتوں کے ساماں ۔ یہ مسجد مبارک ۔ یہ قادیاں کی گلیاں

احمد کا آستانہ ۔ محمود سا خلیفہ ۔ یہ مقبرہ بہشتی ۔ یہ رحمتوں کی گھڑیاں

(۲)

بس تجھی کو تجھ سے ہوں میں مانگتا ۔ اور کچھ خواہش نہیں اس کے سوا

عشق تیرا جلوہ گر اس دل میں ہو ۔ اور سدا حاصل رہے تیری رضا

(۳)

اے مرے رزاق ۔ اے میرے کفیل ۔ دین و دنیا میں نہ رکھ مجھ کو ذلیل

چوں مرا با پیلباناں دوستی ست ۔ پس درم افراز چوں بالائے پیل

(۴)

کن معی ۔ اے میرے رحمان ۔ ہر جگہ ۔ قبر و حشر و نشر و میزان ۔ ہر جگہ

حسبی اللہ حسبی اللہ ۔ میری بات ۔ ہر گھڑی ۔ ہر لحظہ ۔ ہر آن ۔ ہر جگہ

(۵)

رات ساری کٹی دعا کرتے ۔ ان سے یہ عرض و التجا کرتے

کھولدے کان میرے اے شافی ۔ ہم کبھی باتیں تری سنا کرتے

(۶)

اے محسن حقیقی ۔ جتنے ہیں میرے محسن ۔ کر فضل سب پہ یکسر دے اجر سیکڑوں تر

میری طرف سے بدلہ تو آپ ان کو دیجو ۔ دنیا میں ہوں معطر عقبیٰ میں ہوں منوّر

(۷)

الٰہی دے ہمیں دنیا کی جنت ۔ رضا کی ۔ عشق کی ۔ آل کی جنت

بہشت برزخ و محشر عطا ہو ۔ خداوندا ۔ ملے عقبیٰ کی جنت

(۸)

عشق سے تیرے یہ دل آباد ہو ۔ سب عزیزوں سے مرے تو شاد ہو

مغفرت کردے مرے ماں باپ کی ۔ خادم دین متین اولاد ہو

آمین

کی قربانیوں کا وعدہ کرنے والو خدا کے موعود خلیفہ کا فرمان پڑھ کر پختہ ارادہ کر لو ۔ کہ ہم نے اپنا وعدہ اولین فرصت میں پورا کرنا ہے ۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے ۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

اضافہ حصہ آمد

اس سے قبل کئی دفعہ اخبار میں اعلان کیا جاچکا ہے ۔ کہ بموجب ارشاد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دسویں حصہ کی وصیت کم سے کم قربانی ہے ۔ مگر بہت تھوڑے سے موصیوں نے اس طرف توجہ کی ہے لہٰذا آج ایسے موصیوں کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں ۔ جنہوں نے اپنے حصہ آمد میں اضافہ فرمایا ہے ۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(۱) منشی شیر علی صاحب وصیت نمبر ۶۰۹۳ مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول نے 1/10 کی بجائے 1/9 کی وصیت کردی ہے ۔

(۲) سید غلام محمد شاہ صاحب وصیت نمبر ۳۶۸۵ گوکھووال چک ۲۷۱ نے 1/10 کی بجائے 1/9 کی وصیت کردی ہے ۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء ۔

دوسرے موصی اصحاب کو بھی چاہیئے ۔ کہ وہ اپنے حالات کے پیش نظر اس مسابقت کی روح کا نمونہ دکھائیں ۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

ضروری اعلان

چک 6/72.L ڈاکخانہ ٹرپہ ضلع منٹگمری میں مجلس انصاراللہ قائم ہوئی ہے رئیس کے لئے چودھری حاکم الدین صاحب کو پریذیڈنٹ اور ماسٹر علی محمد صاحب مسلم کو سیکرٹری منظور کیا جاتا ہے ۔

احباب جماعت مقامی سے درخواست ہے ۔ کہ ان کے ساتھ کام میں تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں ۔ عبدالرحیم درد جنرل سیکرٹری مرکزیہ مجلس انصاراللہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غیر معمولی کامیابی

خدا تعالیٰ کے انبیاء ہمیشہ مخالف حالات میں کامیابی حاصل کیا کرتے ہیں۔ ان کی ابتدا نہایت کمزوری کی حالت میں ہوتی ہے۔ دنیادار ان کو مجنون اور دیوانہ کہتے ہیں۔ اور ان کے دعووں کو کفر کے فتووں سے ٹھکرا دیا جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کے قلوب میں کبھی یہ خیال بھی نہیں آتا۔ کہ جس شخص کے دعوے سے ہم اس قدر بیزاری ظاہر کر رہے ہیں۔ وہ ایک دن کامیابی و کامرانی کا موتہ دیکھیگا اور اس کے سب دشمن خائب و خاسر ہو جائیں گے۔ مگر آخر اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی کے مطابق ان کی نصرت و تائید فرماتا۔ اور ان کا نام اکناف عالم میں پھیلا دیتا ہے۔ اسی سلسلہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ احمدیہ کی کامیابی نہایت واضح اور نمایاں ہے۔ قادیان کو ایک گمنام بستی سمجھ کر جو علم و تمدن سے کوسوں دور تھی حقارت سے دیکھا گیا۔ اور آپ کے دعوے کو ٹھکرا دیا گیا۔ ایسے مایوسانہ حالات میں جری اللہ فی حلل الانبیاء نے نوائے اسلام بلند کیا۔ اور ان تاریک ایام میں پوری تحدی اور کامل یقین کے ساتھ اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ بڑے زور آور حملوں سے میری سچائی ظاہر کرے گا۔ دنیا نے اس آواز کو دبانے کی کوشش کی۔ قسم قسم کے منصوبے۔ تدابیر اور خوفناک سازشیں کی گئیں۔ مگر اس مرسل برحق کے پائے استقلال میں کسی قسم کی لغزش واقع نہ ہوئی۔ اور وہ فاصدع بما تؤمر کے مطابق خدائی پیغام کی اشاعت کرتا رہا۔ اور معاندین کی معاندانہ مساعی کو خدا تعالیٰ نے ھباءً منثوراً کر دیا۔

احمدیت کو ایک کمزور کونپل سمجھا گیا جس کے متعلق خیال تھا۔ کہ معمولی ہوا کا جھونکا اس کو جڑ سے اکھاڑ دے گا۔ مگر معاملہ اس کے برعکس ہوا۔ خدا نے اپنے پیارے مسیح کو ہر میدان میں کامیاب و کامران کیا۔ اور آخر حضور علیہ السلام اپنی وفات کے وقت ایک عظیم الشان فعال جماعت اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی جدوجہد کے لئے چھوڑ گئے۔

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو جہاں ہر احمدی خون کے آنسو رو رہا تھا۔ اور اس کی چشم گریاں تھی۔ وہاں مخالفین احمدیت کے گھروں میں خوشی کے شادیانے بج رہے تھے۔ کہ اب یہ سلسلہ نعوذ باللہ تباہ ہو جائے گا لیکن ان کج فہم لوگوں کو کیا علم تھا۔ کہ وہ خدا جس نے اپنے ہاتھ سے اس سلسلہ کی بنیاد رکھی ہے۔ اس نے حضور علیہ السلام کو متعدد الہامات و کشوف سے اس کی اشاعت کی بھی خبر دی ہے۔ چنانچہ حضور نے کامل تحدی کے ساتھ اعلان کر دیا تھا۔ کہ

"مخالف لوگ عبث اپنے تئیں تباہ کر رہے ہیں۔ میں وہ پودا نہیں ہوں۔ کہ ان کے ہاتھ سے اکھڑ سکوں۔ اگر ان کے پہلے اور ان کے پچھلے اور ان کے زندے اور ان کے مردے تمام جمع ہو جائیں۔ اور میرے مارنے کے لئے دعائیں کریں۔ تو میرا خدا ان تمام دعاؤں کو لعنت کی شکل پر بنا کر ان کے مونہہ پر مارے گا" ضمیمہ اربعین نمبر ۳ و ۴ صفحہ

اسی طرح آپ کو الہام ہوا I shall give you a large party of Islam یعنی تجھے ایک بڑی جماعت مسلمانوں کی دوں گا۔ یاتیک من کل فج عمیق ویاتون من کل فج عمیق

یہ الہامات اور پیشگوئیاں اس وقت کی ہیں۔ جبکہ دنیا قادیان اور بانی جماعت احمدیہ کو جانتی تک نہ تھی۔ اور مخالفت تمام اقوام کی طرف سے غائت درجہ شدت کو پہونچی ہوئی تھی۔ لیکن آہستہ آہستہ دنیا نے دیکھ کر انگشت بدنداں ہو گئی کہ یہ سب باتیں پوری ہوئیں۔ بانی جماعت احمدیہ کو کئی لاکھ انسانوں نے مان لیا۔ اور قادیان ایک گمنام بستی نہ رہی بلکہ تمام دنیا میں اس کی شہرت ہو گئی۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کا مخالفین تک کو اعتراف ہے۔ چنانچہ ایم۔ ٹی ٹائیٹس اپنی کتاب اختصار الاسلام میں تحریر کرتے ہیں۔ "پنجاب کے احمدی مبلغین اسلام کا پیغام لنڈن۔ پیرس۔ برلن۔ شکاگو۔ بوئنس آئرس اور سنگاپور میں پہونچا رہے ہیں۔ اسلام اب بھی دنیا کی ایک بڑی تبلیغی طاقت ہے۔ اسلام کا پھیلاؤ اب تک جاری ہے۔" صفحہ ۲۳

پھر احمدیہ تحریک کے عنوان سے لکھتے ہیں۔ "باوجود راسخ الاعتقاد مسلمانوں کے ظلم کے یہ فرقہ زور پکڑتا گیا۔ یہ فرقہ مسیحیت کا سخت مخالف ہے۔ ان کے اندر تبلیغی سرگرمی بہت زیادہ ہے۔ اور مسلمانوں کی دوسری انجمنوں کے برعکس ان کے تبلیغی مرکز غیر ممالک میں پائے جاتے ہیں۔ اور بہتری زبانوں میں بے شمار رسائل اور لٹریچر شائع کرتے ہیں۔" صفحہ ۹۵

الفضل ما شہدت بہ الاعداء۔ غرض

ملتِ احمد کی مالک نے جو ڈالی تھی بنا
آج پوری ہو رہی ہے اے عزیزانِ دیار

(خاکسار نور احمد منیر مولوی فاضل)

انبیاء و مرسلین کی صداقت معلوم کرنے کا طریق

یہ مسئلہ جمہور مسلمانوں کے نزدیک بالخصوص اور تمام مذہبی اقوام کے نزدیک بالعموم متفقہ ہے۔ کہ جس طرح دنیا میں مادی زندگی پر تروتازگی اور تنگی و خشک سالی کے دور آتے رہتے ہیں۔ اور جب بھی دنیا میں گمراہی پھیل جاتی۔ اور روحانی خشک سالی واقع ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان کی اس تنگی کو دور کرنے کے لئے نبوت و رسالت یا امامت و ہدایت کی بارش بھیجکر دنیا کو اپنی رحمت کے پانی سے سیراب کرتا رہتا ہے۔ اور لوگ اپنے ظرف کے مطابق اس رحمت کے پانی سے حصہ پاتے اور ان کی مفلوک الحالی کشائش و آسودگی اور تروتازگی اور فراوانی سے بدل جاتی ہے۔ میں اپنے اس بیان کی تائید میں شیعہ صاحبان کی ایک معتبر کتاب سے حوالہ پیش کرتا ہوں لکھا ہے فالهداة من الانبیاء والاوصیاء لا یجوز انقطاعهم مادام التکلیف من اللہ عزوجل لازماً للعباد۔ (اکمال الدین صفحہ ۱۲۷) یعنے یہ سلسلہ انبیاء اور ہادیان راہ کا قیامت تک جاری رہیگا اور اسکا منقطع ہونا ممتنع ہے۔ البتہ اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل شریعت کے طفیل یہ شرف بخشا ہے۔ کہ اب ایسے ہادیان راہ اور انبیاء کرام آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متبعین اور سچے مسلمانوں میں سے ہوا کریں گے۔ فرمایا الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا یعنی اے امت محمدیہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے مذہب اور دین کو مکمل کر دیا ہے اور اس نے اپنی نعمت و حکومت کو اسی طرح پورا کیا ہے۔ جس طرح ابراہیم یعقوب اور یوسف علیہم السلام پر اس نعمت کو پورا کیا تھا۔ اب یہ نعمت اسلام کی وابستگی کے ساتھ جاری رہے گی۔

عوام مسلمانوں میں یہ غلط فہمی پیدا ہو گئی تھی۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے یہ معنے ہیں۔ کہ ہر قسم کی نبوت خواہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیض کو ہی ظاہر کرنے والی ہو بند ہے۔ لیکن شیعہ اصحاب کو یہ غلطی سوائے سطحی خیال کے لوگوں کے نہیں لگے گی۔ کیونکہ وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیوں کے ماتحت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی امت کی تائید و نصرت کے لئے ایک زبردست امام قائم مبعوث ہوگا۔ جو مہدی معہود ہوگا۔ اور اس مہدی کی تائید اور نصرت کرنے کے لئے تمام انبیاء کی رجعت ہوگی۔ اس مہدی کو المنصور۔ احمد۔ محمد۔ محمود اور عیسےٰ المسیح کا نام دیا جائے گا۔ دیکھو بحارالانوار جلد ۱۳ صـ۸ وصـ۲۰۲) اسی طرح بحارالانوار میں لکھا ہے۔ کہ مہدی محمد ہونے کا دعوےٰ کرے گا۔ اور تفسیر صافی میں بھی لکھا ہے هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ ودین الحق۔ یہ آیت مہدی کے متعلق ہے یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تابع امتی نبی ہوگا۔ مہدی اور مسیح کہلائے گا۔ اسی طرح واٰخرین منهم کی تفسیر میں تفسیر صافی والے نے لکھا ہے۔ کہ یہ آیت امام مہدی کے بارہ میں ہے۔ اور وہ فارسی الاصل ہوگا۔ اور یہ جو حدیث ہے۔ کہ مہدی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد سے ہوگا۔ اس کی تفسیر آیت ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول الله وخاتم النبیین نے کر دی۔ کہ وہ آنے والا نبی مہدی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانی اولاد ہوگا۔ ان حوالہ جات سے جو شیعہ حضرات کی معتبر کتب سے دیئے گئے ہیں۔ ظاہر ہے کہ امام قائم یعنی امام مہدی جو مسیح اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز ہوگا۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت سے امتی نبی ہو کر زمانہ کی اصلاح اور اسلام کی تائید کے لئے مبعوث ہوگا۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ وہ کونسا وقت ہے کہ جب ظهر الفساد فی البر و البحر کا نظارہ فساد عظیم کے ساتھ امت میں نظر آئے گا۔ اور اسلام پر طرح طرح کے حملے ہوں گے۔ اور اس وقت مدد کے لئے مہدی معہود نبی اللہ جو مسیح اور محمد کہلائے گا مبعوث ہوگا۔ اسکی تعیین قرآن مجید اور حدیث شریف کے حوالہ جات سے صریح طور پر ہو جاتی کہ مسیح محمدی جو مہدی اور نبی اللہ کہلائے گا۔

اس کا زمانہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ویسے ہی وقت میں ہوگا۔ جیسے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا اپنے شارع نبی حضرت موسےٰ علیہ السلام کے بعد اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ انا ارسلنا الیکم رسولاً شاهداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا۔ یعنی سلسلہ محمدیہ اور سلسلہ موسویہ ایک دوسرے کے مماثل ہیں۔ چنانچہ اسکی تشریح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں فرمائی ہے۔ فروع کافی میں مفصل روایت ہے۔ کہ امت محمدیہ کی حالت بعینہٖ یعنی حضرت موسےٰ کی امت جیسی ہو جائے گی۔ اور قرآن مجید کا صرف رسم الخط اور اسلام برائے نام رہ جائے گا۔ اور غایۃ المقصود جلد ۲ صـ۱۷۵ پر لکھا ہے۔ کہ اس زمانہ کے اکثر مسلمانوں پر یہ بات صادق آ رہی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ اس امت کا مسیح اتنی ہی مدت کے بعد آئیگا جتنی مدت کے بعد حضرت موسےٰ کے بعد مسیح ناصری آئے۔ اور اسکا وقت آئے گا۔ جب اس قسم کی خرابی پیدا ہو جائے گی۔ اس تعیین کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اور بھی زمانہ کی تعیین کر دی ہے۔ فرمایا کہ مہدی اپنے وقت اور صدی کا مجدد ہوگا۔ یظهر الاسلام ویجدد الدین۔ بحارالانوار جلد ۹ صـ۱۴۷) اور مجدد کے لئے آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ وہ ہر صدی کے سر پر آیا کرے گا۔ (اصول کافی صـ۱۴۲ تتمہ الطبع)

ان حوالہ جات سے یقینی طور پر ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اہل تشیع کے نزدیک بھی یقیناً مہدی معہود مسیح موعود امام قائم کے تشریف لانے کا آپ کی مبارک بعثت کا وقت اس چودھویں صدی کا سر تھا۔ جس پر اس وقت تک ۶۰ سال گزر چکے ہیں۔ کیا وہ پیشگوئی جیسی مجدد کی ہر صدی کی بعثت سے باقاعدہ پوری ہوتی رہی۔ جس کے ذریعہ ہر زمانہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کا زندہ ثبوت اہل زمانہ کو ملتا رہا ہے۔ اس صدی میں پورے ہونے سے رہ گئی۔ نعوذ بالله من ذالک۔ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنے والا۔ اور

تقوےٰ سے کام لینے والا کوئی مسلمان یہ کلمہ منہ پر نہیں لا سکتا۔ بلکہ ہر متقی کو یہی خیال آئے گا۔ کہ یا تو اس زمانہ میں ہی تلاش کرنے میں ہم سے کوتاہی ہوئی ہے۔ یا پھر اس مثیل نبوت یا مجددیت کو ہم نے سمجھنے میں غلطی کی ہے۔ بہر صورت ہم سے غلطی ہوئی ہے۔ خدا اور اس کے رسول سے تجویز میں کوئی غلطی نہیں ہوئی۔

میرے دوستو اللہ تعالےٰ نے جو خبریں اپنے رسول اکرمؐ کو دی تھیں۔ وہ وقت پہ پوری کر دیں۔ اور مجدد دین اس وقت کا امام اپنے وقت پر اس صدی کے سر سے پر مہدی اور مسیح ہو کر قادیان کی بستی میں مبعوث ہوا اور اپنے ساتھ صداقت کے وہ تمام نشانات لایا جو اس کے لئے مخصوص تھے۔ اور جو عام طور پر باقی تمام انبیاء اور مامورین کے لئے معیار صداقت ہیں۔ پس مبارک ہے وہ جو اپنے وقت کے مامور کو مان لیتا ہے۔ اور گمراہی کی زندگی سے بچ کر نجات کا راستہ حاصل کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

میں اس زمانہ میں اسلام کے دوبارہ احیاء۔ مسلمانوں کی بہبودی اور دیگر اقوام پر اسلام کی حجت پوری کرنے کے لئے مسیح موعود اور مہدی معہود ہوں (خطبہ الہامیہ) پھر فرماتے ہیں وارسلنی ربی لتائید دینه فجئت لهذا اللهم ان عبداً مجدداً۔

حضرت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

شیعہ حضرات کے مسلمات کے رو سے تمام انبیاء کی رجعت بروزی حضرت مہدی اور مسیح کے وقت ہوگی۔ کیونکہ حقیقی رجعت کا تو قرآن مجید انکار کرتا ہے۔ اور انهم لا یرجعون کی آیت صاف بتاتی ہے۔ کہ وفات شدہ پیغمبر اس دنیا میں واپس نہیں آتے۔ پس اس رجعت عامہ والی پیشگوئی کو پورا کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود نے دعوےٰ فرمایا ہے۔ کہ میں کل ادیان کا موعود ہوں۔ اور ظلی طور پر انبیاء کے نام پانے والا ہوں۔

اب دیکھنے کی بات صرف یہ رہ گئی ہے کہ

کیا یہ مدعی اپنے دعوےٰ میں اس معیار صداقت پر پورا اترتا ہے۔ جو انبیاء علیہم السلام کی صداقت کے پرکھنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں بیان فرمائے ہیں۔ اور کیا اس کو تائیدات الٰہیہ اور نشانات آسمانی اور قبولیت اور نصرت الٰہی حاصل ہے۔ اس غرض کے لئے پہلا معیار قرآن کریم نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ کہ فقد لبثت فیکم عمرا من قبله افلا تعقلون یعنی اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم تو اس بات کو اپنے مخالفین پر بطور معیار صداقت کے پیش کر۔ کہ اے لوگو تم میری پہلی زندگی کو دیکھو کیا وہ جھوٹوں کی زندگی تھی۔ اگر نہیں تو میرے بوڑھے ہونے پر اب تمہاری عقلیں کیوں جواب دے گئیں۔ کہ تم میری پاک زندگی سے نتیجہ نہیں نکال سکتے۔ کہ یہ اپنے دعوےٰ میں سچا ہے۔ اسی معیار پر ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو پرکھ سکتے ہیں۔ آپ چیلنج کرتے ہیں۔ کہ کون تم میں ہے۔ جو میری سوانح زندگی میں کوئی نکتہ چینی کر سکتا ہے۔ پس یہ خدا کا فضل ہے کہ اس نے مجھے ابتدا سے تقوےٰ پر قائم رکھا۔ اور سوچنے والوں کے لئے یہ ایک دلیل ہے۔

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری ایسے مخالفین سلسلہ بھی اپنے بیانات حضور کی پہلی زندگی کے متعلق دے چکے ہیں۔ کہ وہ نہایت پاکیزہ تھی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے لکھا کہ دعوےٰ سے پہلے میں آپ کو پارسا اور خدا رسیدہ انسان جانتا تھا۔ اور عقیدت کی وجہ سے پاپیادہ بٹالہ سے قادیان آپکو ملنے کے لئے گیا۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے براہین احمدیہ پر ریویو کرتے ہوئے لکھا۔ کہ ہم مصنف کو بچپن سے جانتے ہیں۔ اور ہم مکتب ہیں۔ ان کے برابر تیرہ سو سال میں جانی اور مالی قربانی کرنے والا خادم اسلام اور اسلام کی تائید میں ایسی تصنیف کرنے والا نہیں گزرا۔ الفضل ما شهدت به الاعداء ان دلائل کے علاوہ اور بھی بیسیوں دلائل حضرت مسیح موعود

دعاؤں کے متعلق بعض ضروری آداب

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دنیا میں تشریف لائے۔ اور لوگوں کے سامنے اپنا دعویٰ پیش کیا تو سب لوگ مخالف ہو گئے۔ اور دن بدن یہ مخالفت بڑھنے لگی خداوند تعالیٰ نے بطور تسلی اسراء اور معراج کے ذریعے آپ کو وہ ترقیات دکھائیں جو آئندہ آپ کو حاصل ہونے والی تھیں۔ اور جن سے اسلام کی عظمت کی دھاک دنیا میں قائم ہوتی تھی۔ اس کے ساتھ وہ طریق بیان فرمائے۔ جو ان ترقیات کو قریب تر لانے کا موجب تھے۔ ان میں سے ایک طریق عبادت و دُعا کا ہے۔ جس کا ذکر اس آیت میں آتا ہے۔ کہ قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمٰن ایاما تدعوا فلہ الاسماء الحسنیٰ

اصل بات یہ ہے کہ قرآن مجید اور احادیث میں مختلف دعاؤں اور ان کے مواقع کا ذکر ہے۔ ہر موقع کے مناسب حال جذبات کی رَو کے ماتحت جس طریق سے دعا کرنی چاہیئے۔ اس کو اختیار کرنا کامیابی وکامرانی کا مستحق بناتا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ لہ الاسماءُ الحسنیٰ۔ ہر کام کے لئے اس کے مناسب حال اللہ تعالیٰ کا نام ہے، اور دُعا اس کے مطابق کرنی چاہیئے جب رحمانیت کی صفت کو جوش میں لانے کی ضرورت ہو۔ تو صفت الرحمٰن کو پیش کر کے دعا کرو۔ جب رحیمیت۔ رزاقیت اور ربوبیت کے تعلق میں کوئی مشکل در پیش ہو۔ تو اللہ تعالےٰ کو اس وقت اس کے مطابق نام سے پکارو۔ کیونکہ مناسب حال صفت سے اس کو یاد کرنا اسکی رضاء کو کھینچ لاتا ہے۔ اور ہر نام میں یہ حسن موجود ہے۔ اسی لئے فرمایا۔ لہ الاسماء الحسنیٰ یعنی تمام بہتر صفات اسی کی ہیں۔ اور جیسا جیسا موقع ہو۔ اس کے مطابق اس کا ہر نام اسم اعظم کی خاصیت رکھتا ہے۔ اسم اعظم کوئی اور چیز نہیں۔ بلکہ مناسب حال الٰہی صفت کو واسطہ بنانا اسم اعظم کہلاتا ہے۔ ہاں اگر کوئی ایسا نام اس موقع پر ذہن میں نہ آئے۔ تو پھر اس کا نام لے کر دعا کرو۔ اللہ تعالیٰ دل کی کیفیت کو دیکھ کر دُعا سن لے گا۔ جیسا کہ فرمایا۔ ادعوا اللہ او ادعوا الرحمٰن ایاما تدعوا فلہ الاسماء الحسنیٰ کہ اللہ کہکر پکارو یا رحمان کہکر۔ تمہاری دلی کیفیت کے مطابق وہ دُعا سُن لی جائے گی۔ کیونکہ اس کے سارے نام خوبیوں میں یکتا ہیں۔ آداب عبادت و دعا میں یہ طریق بھی شامل فرمایا۔ ولا تجھر بصلوٰتک ولا تخافت بھا وابتغ بین ذالک سبیلا۔ یعنی دعا بہت بلند آواز سے نہ مانگا کرو۔ اور نہ ہی بالکل دھیمی۔ بلکہ درمیان کا راستہ اختیار کرو۔ حدیث میں آتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چند صحابہؓ کے پاس سے گذرے تو آپ نے دیکھا کہ وہ پکار پکار کر دُعا کر رہے تھے۔ آپؐ نے ان کو منع فرمایا۔ کہ تمہارا خدا بہرہ نہیں۔ کہ اس قدر اونچا پکارتے ہو۔ وہ تو چیونٹیوں کی چلنے کی آواز بھی پہچانتا ہے۔

پس ہم جو احمدیت اور اسلام کی دوبارہ عظیم الشان ترقی کے منتظر ہیں۔ ہمیں بھی اپنے کامیاب وکامران بزرگوں کے طریق کو اختیار کرتے ہوئے اپنی دُعاؤں کو اسی رنگ میں رنگین کرنا چاہیئے اور ان دُعاؤں کو مقدم رکھنا چاہیئے جو موجودہ زمانہ کے حالات کے مطابق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تجویز فرمائی ہیں تا ہماری جد وجہد کے نتائج زیادہ شاندار اور زیادہ قریب زمانہ میں ظاہر ہوں۔

خاکسار ملک سیف الرحمٰن قادیان۔

نتیجہ امتحان اخلاقِ احمدؑ

شعبہ اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے قیام کا ایک بڑا مقصد اطفال احمدیہ کی تعلیم و تربیت ہے۔ اس لئے شعبہ ہذا نے بچوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اخلاق سے واقف کرنے اور ان میں ان اخلاق کو راسخ کرنے کے لئے کتب سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مختلف اخلاقی عنوانات کے ماتحت ایک مجموعہ بنام "اخلاق احمدؑ" مرتب کر کے شائع کیا اور طبع اول کے ختم ہو جانے پر طبع ثانی کا اہتمام کیا۔

امتحان ۲۸ ہجرت (مئی) کو منعقد ہوا جس میں قادیان کے ۲۵۹ اور بیرونجات کے ۶۹ گویا کل ۳۲۸ اُمیدواران شامل ہوئے۔ اس امتحان میں صرف اطفال کو یعنی ۱۵ سال کی عمر تک کے بچوں کو شامل ہونے کی اجازت تھی۔ کل امیدواران میں سے خدا کے فضل سے ۲۹۰ کامیاب رہے۔ نتیجہ قریباً ۸۸½ فیصدی رہا۔

میاں رشید احمد صاحب متعلم جماعت ششم عمر ۱۲ سال ساکنہ لکھنؤ ۴۵⅘ نمبر لے کر اول رہے ہیں اور نور محمد صاحب دہلوی متعلم مدرسہ احمدیہ جماعت سوئم حلقہ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ ۴۸½ نمبر حاصل کر کے دوم رہے ہیں۔ انہیں مجلس مرکزیہ کی طرف سے انعامات پیش کئے جاوینگے۔ حکیم عبد العزیز صاحب مالک طبیہ عجائب گھر کی طرف سے بھی مقرر کردہ انعامات مندرجہ ذیل امتیازات حاصل کرنے والوں کو دیئے جائیں گے پنجاب میں اول نور محمد صاحب دہلوی بیرون پنجاب میں اول رشید احمد صاحب ساکن لکھنؤ۔

بنات میں اول۔ حمیدہ خاتون صاحبہ دارالرحمت۔ نمبر حاصل کردہ ۴۴

شعبہ ہذا امتیازات حاصل کرنیوالوں کو خصوصاً اور کامیاب رہنے والوں کو عموماً ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے اور ناکام رہنے والوں سے یہ امید رکھتا ہے کہ وہ مایوس نہیں ہوں گے بلکہ آئندہ زیادہ توجہ و محنت سے امتحان کی تیاری کرینگے۔

ایک بات جو خصوصیت سے محسوس کی گئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ علاوہ قادیان سے باہر کے اطفال کے پرچوں میں ایسی غلطیاں تھیں۔ جن سے معلوم ہوتا تھا کہ مربیان ان کی تعلیم و تربیت کی طرف پوری توجہ نہیں دیتے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بچوں اور زیر تربیت اطفال کو کم از کم احمدیت کے بنیادی اصول سے ضرور واقف کرائیں۔

افسوس کی بات ہے کہ بیرونجات کے امیدواران امتحان کی تعداد بہت ہی کم ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ بچوں کو آئندہ امتحانات میں زیادہ سے زیادہ شامل ہونے کی ترغیب دلائیں۔ اور پھر خود دلچسپی لے کر ان کو تیاری بھی کرائیں تاکہ امتحان کی اصل غرض پوری ہو۔ بعض بچوں کے پرچوں سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے نہ صرف کتابوں کو سمجھا اور یاد کیا۔ بلکہ اس سے تاثرات بھی لئے انشاء اللہ تعالےٰ بچپن میں یہ روحانی تربیت ان کی آئندہ زندگی کے لئے کار آمد ثابت ہوگی۔ خدا تعالیٰ ایسا ہی کرے۔

آئندہ نصاب کی تیاری کے لئے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے مجلس کی راہنمائی کا وعدہ فرمایا ہے۔ آپ کی ہدایات کی روشنی میں شعبہ ہذا انشاء اللہ تعالےٰ احباب کے سامنے "اخلاق احمدؑ حصہ دوم" رکھ سکنے کے قابل ہو سکے گا۔ بیرونجات کے اطفال کا نتیجہ درج ذیل ہے۔ قادیان

کے اطفال کا نتیجہ براہ راست ان کی مجالس کو بھجوا دیا گیا ہے۔

کل نمبر ۵۰ تھے۔ ۱۰ نمبروں سے کم حاصل کرنے والے ناکام رہے ہیں۔ (خاکسار مشتاق احمد مہتمم شعبۂ اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان)

محمود آباد (جہلم)

۱ - راجہ عبدالرشید - ۴۱
۲ - راجہ مبارک احمد - ۴۲
۳ - ملک محمد الدین - ۳۶
۴ - راجہ محمد الدین - ۲۷
۵ - محمد اسماعیل - ۳۰
۶ - عبدالغفور - ۳۰
۷ - ملک بشیر احمد - ۳۴
۸ - منظور الحق منیر - ۳۶
۹ - فضل الرحمٰن - ۴۰

دلاور پور (مونگھیر)

۱ - سعد بن ظریف - ۳۶
۲ - جمیل احمد شبیل - ۳۷
۳ - نزہت آرا بیگم - ۲۹
۴ - سید محسن احمد - ۳۶
۵ - شکیل احمد منیر - ۴۰

شاہجہانپور

۱ - محمد آصف قریشی - ۴۰

لکھنؤ

۱ - رشید احمد - ۴۹
۲ - منصور احمد - ۴۵ ½

لودہراں (ملتان)

۱ - بشیر احمد - ۴۵
۲ - نذیر احمد - ۳۶

حیدرآباد (دکن)

۱ - محمد اکرم - ۴۶
۲ - محمد بشیر الدین - ۱۱
۳ - محمود احمد سعید - ۱
۴ - سید مسعود احمد - ۷
۵ - سید محمود ہاشمی - ۱۴
۶ - میر ذوالفقار احمد - ۳۷
۷ - بشیر احمد غوری - ۳۶
۸ - یوسف حسین - ۸

۹ - سید محمود احمد - ۳۷

بریلی

۱ - محمد راشد قریشی - ۲۴
۲ - محمد اسحاق قریشی - ۱۰
۳ - محمود احمد قریشی - ۳
۴ - محمد اخلاق - ۰
۵ - صادقہ خاتون - ۳۶

گولیکی (گجرات)

۱ - محمد اختر شاہ - ۳۳
۲ - افتخار احمد - ۲۹

انبالہ شہر

۱ - عبدالحمید - ۲۵
۲ - ناصر احمد - ۳۱
۳ - محمود احمد - ۲۵

گوجرانوالہ

۱ - محمد عالم - ۳۵
۲ - عبدالحفیظ احمد - ۲۹
۳ - محمد اسحاق - ۲۸
۴ - عبدالقدیر - ۴۳

دولت نگر (گجرات)

۱ - حمید عالم سجاد - ۴۱

لائلپور

۱ - منصور احمد - ۵
۲ - عبدالرحیم - ۱۸
۳ - عبدالماجد - ۲۸
۴ - محمد نصر اللہ - ۱۸
۵ - منیر احمد - ۲۶

سکندرآباد (دکن)

۱ - وسیمہ بیگم بنت جناب فاضل کرم علی صاحب - ۳۲
۲ - صالح محمد - ۳۷
۳ - محمد صالح - ۲۷
۴ - محمود احمد - ۱۲

تلونڈی جھنگلاں

۱ - غلام نبی - ۲۴
۲ - یعقوب - ۲۱
۳ - فیض احمد - ۱۴
۴ - بشیر احمد - ۱۷
۵ - غلام حسن - ۱۷

۶ - مجید احمد - ۱۸
۷ - رمضان علی - ۲۰
۸ - غلام رسول - ۱۹
۹ - محمد صدیق - ۲۱
۱۰ - سوداگر مسیح (عیسائی) ۱۷
۱۱ - محمد عبدالکریم (غیر احمدی) ۱۹

کیرنگ (اڑیسہ)

۱ - سید غلام مہدی - ۲۷

۲ - حکیم الدین خان - ۱۲
۳ - شیخ بنی اسماعیل - ۱۵

سیالکوٹ صدر

۱ - اعجاز احمد - ۱۱
۲ - ذوالفقار احمد - ۶
۳ - ریاض احمد - ۸
۴ - منظور احمد - ۱۵

تشخیص بجٹ سال ۱۳۲۲-۲۳ ہش ۴۴-۱۹۴۳ء کے متعلق ضروری اعلان

اخبار الفضل مجریہ ۱۲ مئی و ۱۲ جون ۱۹۴۳ء میں اعلان کرایا جا چکا ہے کہ عہدہ داران جماعت اپنی اپنی جماعت کا بجٹ تشخیص کر کے جلد از جلد بھجوا دیں۔ افسوس ہے کہ ابھی تک بہت تھوڑی جماعتوں نے بجٹ تشخیص کر کے بھجوائے ہیں۔ جہاں ان جماعتوں کے عہدیداروں کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ وہاں دوسری جماعتوں کے عہدیداروں کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ فوری توجہ کر کے اپنی اپنی جماعت کا بجٹ فارم تشخیص کروا کر جلد بھجوا دیں۔

یہ امر بھی احباب کرام کے ذہن نشین کرا دینا مناسب ہے کہ کاغذ کی گرانی کی وجہ سے یہ تجویز کی گئی ہے کہ بجٹ فارم کے ایک ایک خانہ میں دو دو نام درج کئے جائیں۔ تاکہ فارم کم خرچ ہوں۔

نیز انسپکٹر صاحبان بیت المال کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے حلقہ کے بجٹ فارموں کے جلد بھجوانے میں ہر ممکن کوشش کریں۔ (ناظر بیت المال)

نفع مند کام پر روپیہ لگانیوالوں کیلئے نہایت عمدہ موقع

جو دوست اپنا روپیہ نفع مند کام پر لگانا چاہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ ایسا روپیہ جائداد کی کفالت پر لیا جائیگا۔ جو ہر طرح سے انشاء اللہ محفوظ رہے گا۔ اور نفع لائے گا۔ (ناظر بیت المال)

احباب سے ضروری التماس

جن خریداران الفضل کا چندہ ۲۰ جولائی ۱۹۴۳ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے انکے نام یکم جولائی ۱۹۴۳ء کو وی پی ارسال ہونگے۔ اخبار میں قلت جگہ کے باعث اسموار فہرست شائع کرنا ناممکن ہے۔ احباب سے گذارش ہے کہ بہت جلد بذریعہ منی آرڈر چندہ ارسال فرما کر ممنون فرمادیں یا وی پی وصول کرنے کیلئے تیار رہیں۔ بہت سے دوست گو وعدہ تو کر لیتے ہیں کہ رقم ماہوار بذریعہ محاسب ارسال کرینگے لیکن اسمیں باقاعدگی اختیار نہیں فرماتے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دفتر وی پی کرنے اور بصورت عدم وصولی پرچہ بند کر دینے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ ایسے احباب کو چندہ کی ادائیگی میں باقاعدگی اختیار فرمانی چاہیئے۔ (منیجر)

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو ۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے ۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۷۱۵ منکہ رحمت اللہ ولد بوڑا قوم ارائیں پیشہ زراعت عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ساکن دارالسعۃ ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ ۴۳/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری اس وقت جائداد حسب ذیل ہے ۔ رہائشی مکان خام بھمبیاں ضلع ہوشیارپور مالیتی -/۵۰ روپیہ ۔ ایک حویلی مالیتی -/۱۰۰ روپیہ نال زمین موروثی دفعہ ۶ مالیتی -/۱۰۰ ہے کل -/۱۵۰ روپے ۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ۔ اس کے علاوہ میرا اور کوئی جائداد نہیں ۔ میرے مرنے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو ۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ جائداد مذکور کا میں دفعہ ۶ کا موروثی ہوں ۔ اس لئے میں اس جائداد کو کسی جگہ نہ تو فروخت کر سکتا ہوں اور نہ ہی رہن ۔ اس لئے میں بجائے زمین دینے کے اس کی قیمت مذکور مبلغ -/۲۵۰ روپے کا ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرا دونگا ۔ اس کے علاوہ میری جو آمد ہوگی اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کراتا رہونگا ۔ العبد ۔ رحمت اللہ ولد بوڑا محلہ دارالسعۃ بھمبیاں والا ۔ سابق امیر جماعت احمدیہ بھمبیاں ۔ رحمت اللہ بقلم خود مہاجر ۵ ۴۳/۲ ۔ گواہ شد ۔ احسان اللہ ولد چوہدری رحمت اللہ صاحب موصوف ۔ احسان اللہ بقلم خود موصی ۵ ۴۳/۲ ۔ گواہ شد ۔ محمد سعید اللہ محلہ دارالسعۃ ۔ محمد سعید اللہ احمدی بقلم خود موصی ۵ ۴۳/۲ +

نمبر ۶۷۱۸ منکہ صابرہ خاتون زوجہ حاجی محکم الدین صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر چھیالیس سال پیدائشی احمدی ساکن چکوال ڈاک خانہ خاص ضلع جہلم حال کلکتہ ڈاک خانہ بہو بازار سٹریٹ نمبر ۱ کلکتہ صوبہ بنگال ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ مارچ ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ اسوقت میری جائداد صرف ایک مکان ہے ۔ جو کہ چکوال محلہ خواجگان میں واقع ہے ۔ اس کی قیمت اندازاً بارہ صد ۱۲۰۰ روپیہ کے قریب ہوگی ۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے ۔ مجھے چالیس روپے ماہوار برائے خرچ خانہ داری ملتے ہیں ۔ اس کا اور باقی جائداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں ۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد ثابت ہو ۔ تو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہی ہوگی ۔ الامۃ صابرہ خاتون زوجہ حاجی محکم الدین صاحب ۔ صابرہ خاتون بقلم خود گواہ شد ۔ حاجی محکم الدین صاحب خاوند موصیہ ۔ محکم الدین احمدی حال کلکتہ ۵ ۴۳/۱۸ بکلیج سٹریٹ ۔ گواہ شد ملک محمد طفیل احمدی سکنہ منصور پور ڈاک خانہ مکیریاں ضلع ہوشیارپور ۴۳/۳ ۲۸ +

مشرق ومغرب کی تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ناگپور ۲۰ جون - چند روز پیشتر یہ اعلان کیا گیا تھا کہ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے اوورسیز ممبر نے ہندوستانی لیڈروں کو دعوت دی تھی کہ جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کے خلاف بلوں کے متعلق غور وخوض کرنے کیلئے جولائی میں بمقام دہلی جمع ہوں۔ اطلاع ملی ہے کہ مسٹر جناح نے اس کانفرنس میں شریک ہونے سے انکار کر دیا ہے۔

لنڈن ۲۰ جون - آج صبح چند ایک جرمن طیاروں نے جنوب مشرقی انگلستان کے بعض علاقوں پر بمباری کی جس کی وجہ سے چند اشخاص ہلاک و مجروح ہوئے اور جائداد کو بھی کچھ نقصان پہنچا۔ لنڈن میں بھی تھوڑے عرصے کیلئے ہوائی حملے کے خطرے کا الارم بجا۔ جرمن طیاروں نے لنڈن کے ایک علاقے میں دھماکے سے پھٹنے والے بم پھینکے۔

نئی دہلی ۲۰ جون - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جنرل آکن لیک نے آج بعد دوپہر اپنے عہدے کا چارج لے لیا۔ آپ آج سے ایگزیکٹو کونسل کے ممبر بھی بن گئے ہیں۔

الجزائر ۲۰ جون - الجزائر میں افواہ مشہور تھی کہ صلح کے لئے اطالیہ کا ایک مشن الجزائر پہنچ چکا ہے۔ لیکن اطالوی نیوز ایجنسی نے اس کی تردید کردی ہے۔

نئی دہلی ۲۰ جون - سر ضیاء الدین احمد مرکزی اسمبلی میں دو ریزولیوشن پیش کر رہے ہیں۔ ایک میں تجویز کیا گیا ہے کہ حکومت ہند کے تمام ملازمین کی تنخواہیں دوگنی کر دی جائیں دوسرا مطالبہ یہ کیا گیا ہے کہ محکمہ خوراک کو توڑ دیا جائے۔ محکمہ خوراک کے توڑنے کی یہ وجہ پیش کی ہے کہ اگر ملک کو تقسیم خوراک کے لئے حسب منشار اجازت دیدی گئی۔ تو اس سے بہت آسانی ہو جائے گی۔

لنڈن ۲۰ جون - کل جاپانی طیاروں نے دو اتحادی مقامات پر بمباری کی۔ جاپانیوں کا ایک دستہ بونا پر حملہ آور ہوا۔ اور دوسرے نے بینا پر بم برسائے۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اس بمباری سے کچھ نقصان بھی پہنچا ہے یا نہیں۔

لنڈن ۲۰ جون - آج صبح برطانی طیاروں کا ایک زبردست دستہ آبنائے ڈوور سے یورپ کی طرف جاتا دیکھا گیا ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ برطانی طیاروں نے کس مقام پر حملہ کیا۔

واشنگٹن ۲۰ جون - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ گذشتہ اٹھارہ مہینوں میں امریکہ کی طرف سے روس کیلئے ۱۹ کروڑ ۷۵ لاکھ پونڈ کا سامان جنگ بھیجا جا چکا ہے۔

کراچی ۲۰ جون - کراچی مسلم چیمبر آف کامرس میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر جناح نے کہا کہ اقتصادیات ہر قوم کو زندہ رکھنے کی کلید ہیں۔ اگر کسی قوم کو زندہ رہنا ہے۔ تو اسے اپنی اقتصادیات کی اصلاح کرنی چاہیئے۔ دنیا میں کوئی قوم منظم نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ اس کی اقتصادی حالت کی اصلاح نہ ہو۔

لنڈن ۲۰ جون - کل برطانی طیاروں نے مرکزی فرانس میں شنائیڈ کے اسلحہ ساز کارخانوں پر زبردست بمباری کی شنائیڈ کے اسلحہ ساز کارخانے ۳۰۰ ایکڑ اراضی میں پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ کارخانے فرانس کے سب سے بڑے اسلحہ ساز کارخانوں میں سے ہیں۔

لنڈن ۲۰ جون - جرمن ریڈیو کا اعلان ہے کہ شمالی افریقہ اور بنٹی لیریا کے درمیان اتحادی جہازوں کا تانتا بندھ گیا ہے۔

جوہنس برگ ۲۰ جون - جنوبی افریقہ کے ہندوستانی اپنے حقوق کی ایک فہرست تیار کر رہے ہیں۔ یہ حقوق حق رائے دہی اور شہری حقوق سے تعلق رکھتے ہیں۔ اگر جنوبی افریقہ کی حکومت نے ہندوستانیوں کے شہری حقوق کا مطالبہ مسترد کر دیا۔ تو جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کا ایک وفد ہندوستان امریکہ اور انگلستان بھیجا جائے۔ تاکہ وہاں کے عوام پر یہ واضح کیا جائے کہ جنوبی افریقہ کی حکومت ہندوستانیوں کے متعلق کیا طرز عمل اختیار کر رہی ہے۔

کٹک ۲۰ جون - وزیر مالیات اڑیسہ نے فیلڈ مارشل ویول کے تقرر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ممکن ہے فیلڈ مارشل ویول بڑے سمجھدار اور بڑے باحوصلہ ثابت ہوں۔ مگر ہندوستان کو ہرگز یہ توقع نہ تھی کہ موجودہ وقت میں اس پر حکومت کرنے کے لئے ایک فوجی افسر کو بھیجدیا جائیگا۔ لنڈن کے اخبار روزنامہ مانچسٹر گارڈین نے لکھا ہے کہ صرف ایک اچھا سپاہی بن جانا ہی کافی نہیں۔ اب فیلڈ مارشل ویول کو ایک اعلیٰ درجے کا سیاستدان بھی بننا ہوگا۔

لنڈن ۲۱ جون - سسلی میں میسینا پر انگریزی طیاروں نے حملہ کیا۔ اس کے علاوہ اس جگہ پر تین ہوائی اڈوں پر بھی بمباری کی گئی۔ دشمن کے ۱۶ طیارے تباہ ہوئے ہمارے صرف ۵ کام آئے۔

لنڈن ۲۱ جون - آج الجیریا میں نئی فرانسیسی ایگزیکٹو کمیٹی کا اجلاس جنرل ڈیگال کی صدارت میں ہوا۔ جنرل جیرو بھی اس میں شامل ہوئے۔

لنڈن ۲۱ جون - ڈارون سے پچاس میل کے فاصلہ پر ہمارے طیاروں نے دشمن کے ۲۸ طیاروں کو روکا۔ شدید جھڑپ ہوئی۔ دشمن کے چھ ہوائی جہاز اور ۳ فائٹر گرا لئے گئے۔ ہمارے ۲ طیارے لاپتہ ہیں۔

لنڈن ۲۱ جون - نیوگنی میں جاپانی طیاروں نے پھر بنیا بنیا پر حملہ کیا۔ لیکن ہمارے طیاروں نے انہیں بھاگنے پر مجبور کر دیا

ماسکو ۲۱ جون - روسی طیاروں نے ایک فوجی جہاز اور ایک تیل لیجانے والے جہاز کو ڈبو دیا۔ جرمنی کے اہم ہوائی اڈوں پر متواتر روسی طیارے حملہ کرتے رہے۔ ان حملوں میں روس کے ۹۴ ہوائی جہاز کام آئے۔

ماسکو ۲۲ جون - آج روس کی جرمنی کے ساتھ جنگ پر دو سال ہو گئے ہیں اس موقعہ پر روسی اخبار پراودا نے لکھا ہے۔ کہ جرمنی کو یورپ میں آج سے دو سال قبل جو کامیابیاں حاصل ہوئی تھیں۔ ان کے نشہ میں چور ہو کر اس نے روس پر حملہ کر دیا تھا۔ لیکن اس نے ہماری طاقت کے متعلق غلط اندازہ لگایا تھا۔ جس کی وجہ سے اب وہ پچھتا رہا ہے۔ امریکہ کے وزیر بحر نے اس موقعہ پر روس کو ایک پیغام دیتے ہوئے روس کی بہادری کو سراہا۔ اور یہ امید ظاہر کی کہ جنگ کے بعد امریکہ کی روس کے ساتھ دوستی زیادہ پختہ اور گہری ہو جائے گی۔

واشنگٹن ۲۲ جون - امریکہ میں اس سرعت کے ساتھ ہوائی جہاز تیار کئے جا رہے ہیں کہ اوسطاً ہر ساڑھے چھ منٹ میں ایک ہوائی جہاز تیار ہو جاتا ہے۔ گذشتہ سال کی نسبت اس وقت اوسطاً ڈیڑھ گنا زیادہ طیارے تیار کئے جا رہے ہیں۔

لنڈن ۲۲ جون - ملک معظم نے آج کا دن جنرل الیگزنڈر کے کیمپ میں گذارا۔

لنڈن ۲۲ جون - فیلڈ مارشل ویول نے آج انڈیا آفس میں کام کرنا شروع کر دیا۔

نئی دہلی ۲۲ جون - سینٹرل انڈیا میں ٹیلیگراف اور ٹیلیفون کا سامان تیار کرنے کے لئے عنقریب ایک ورکشاپ کھلنے والی ہے۔

حیدرآباد (سندھ) ۲۲ جون - سندھ کسان کانفرنس نے اپنے اجلاس میں مسلم لیگ اور کانگرس سے اپیل کی ہے کہ وہ مل کر قومی حکومت بنائیں۔ نیز اس کانفرنس نے ایک قرارداد

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:- رحمت اللہ خان شاکر